

آیت چالیس کی مخفی تاریخ — نمبر سولہ

دوسرا افسوس — حصہ سوم

Jeff Pippenger

2026-06-18

جونز کی منطق

جونز کی یہ منطق کہ مکاشفہ چودہ کے پہلے فرشتے کو اس کے بعد آنے والے دو فرشتوں سے جدا نہیں کیا جا سکتا، نہایت مضبوط اور ناقابل تردید ہے۔ ان تین فرشتوں کے ساختی ربط کی جو نشان دہی انہوں نے نرسنگا بجانے والے فرشتوں کے ساتھ کی، وہ بالکل محکم اور بے خلل ہے۔ بلاشبہ ان کا زور مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں ہی پر تھا، لیکن انہیں "ناقابل انفصال" کے طور پر منطبق کرنے کی منطق ان سے پہلے آنے والے تمام فرشتوں پر بھی اسی قدر درست طور پر صادق آتی ہے۔

چونکہ وہ مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں پر توجہ مرکوز کیے ہوئے تھا، اس لیے وہ اپنی ہی منطق کو اس کے آخری نتیجے تک نہ لے گیا۔ بالآخر وہ منطق جسے اس نے پانچویں، چھٹی اور ساتویں واہ کی نرسنگوں کو مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں سے مربوط کرنے کے لیے استعمال کیا، اس میں یہ بھی شامل تھا کہ نرسنگوں کے سلسلے کو سات نرسنگ فرشتوں میں سے پہلے فرشتے تک پوری طرح واپس لے جایا جائے۔

اور میں نے ان سات فرشتوں کو دیکھا جو خدا کے حضور کھڑے تھے؛ اور انہیں سات نرسنگے دیے گئے۔ ... اور وہ سات فرشتے جن کے پاس وہ سات نرسنگے تھے، پھونکنے کے لیے تیار ہوئے۔ مکاشفہ 2:8، 6۔

فرشتوں کا سلسلہ "سات" نرسنگا بجانے والے فرشتوں سے شروع ہوتا ہے، اور مکاشفہ میں فرشتوں کی قطار پہلے نرسنگے سے لے کر تیسرے فرشتے کی اس تنبیہ تک جاری رہتی ہے جو حیوان کے نشان کے بارے میں ہے۔ جونز اس امتیاز کی نشان دہی کرنے میں درست ہے جو پہلی چار نرسنگیوں اور آخری تین مصیبت کے نرسنگوں کے درمیان پایا جاتا ہے، کیونکہ "چار اور تین" کا یہ نبوتی ڈھانچہ کلیسیاؤں اور مہروں میں بھی ملتا ہے۔ مکاشفہ کی کتاب میں تین گواہوں پر قائم کیا جانا ان لوگوں کو، جو دیکھنے کا انتخاب کرتے ہیں، یہ سمجھنے کی اجازت دیتا ہے کہ سات، بطور علامت، چار کو بھی بطور علامت اور تین کو بھی بطور علامت اپنے اندر شامل رکھتا ہے۔

ایک الہی ربط

ہم حالیہ زمانے میں جس بات کی نشان دہی کرتے آئے ہیں وہ یہ ہے کہ مکاشفہ چودہ کے پہلے اور دوسرے فرشتے اسلام کی ایک زمانی نبوت کے ذریعے—جو پہلی اور دوسری آفتوں سے متعلق ہے—قوت پاتے ہیں، اور تیسرے فرشتے کی تقویت 9/11 کو تیسری آفت کی تکمیل کے وسیلے سے انجام پاتی ہے۔ جونز کی تطبیق جس امر کو نمایاں کرتی ہے، (اگرچہ اس نے میرا نکتہ بیان نہیں کیا) وہ یہ ہے کہ مکاشفہ آٹھ کے پہلے نرسنگے کے فرشتے سے لے کر مکاشفہ گیارہ کے تیسری آفت کے نرسنگے تک ہر فرشتہ، مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں کے ساتھ ناقابل انفکاک طور پر مربوط ہے۔ وہ ایک ہی نبوتی خط کے اندر علامات ہیں۔ ہر ایک فرشتے کے نمائندہ مختلف کرداروں کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ انہیں اسی حیثیت سے تسلیم کیا جائے۔ پس جس طرح سات کلیسیائیں، مہریں اور نرسنگے عدد سات کی نمائندگی کرتے ہیں، اور ساتھ ہی سات کی مجموعی علامتیت کے اندر چار اور تین کی علامت بھی پیش کرتے ہیں (کلیسیائیں، مہریں اور نرسنگے)؛ اسی طرح فرشتوں کے سلسلے کو، جو سات نرسنگے والے فرشتوں میں سے پہلے سے شروع ہو کر تیسرے فرشتے تک پہنچتا ہے، ایک کل کے طور پر سمجھا جانا چاہیے۔ یہ گیارہ

فرشتوں کی ایک قطار کی نشان دہی کرتا ہے۔

مکاشفہ چودہ کے تین فرشتے ملیریوں کے اُس تنبیہی پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں جس نے عدالت کے آغاز کا اعلان کیا، اور اس کے بعد ایک لاکھ چوالیس ہزار کے اُس تنبیہی پیغام کی جو عدالت کے اختتام کا اعلان کر رہا ہے۔

سات بوق اُن قوتوں کی نمائندگی کرتے ہیں جنہیں خدا نے اپنی مشیت کے تحت اُن قوموں پر عدالت لانے کے لیے استعمال کیا جو سورج کی پرستش کو نافذ کرتی تھیں۔

پہلی چار نرسنگے سن 427 تک مغربی روم کی بتدریج تباہی کی نشان دہی کرتے ہیں۔

پانچواں اور چھٹا 1449 سے 1453 تک مشرقی روم کے زوال کی نشان دہی کرتے ہیں۔

آخری تین نرسنگے تین آفات کے اسلام کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مکاشفہ دس کا فرشتہ مسیح ہے، جو ابتدا میں تحریک کو قوت بخشنے کے لیے نازل ہوتا ہے، اور وہی مکاشفہ اٹھارہ میں دوبارہ نازل ہوتا ہے تاکہ انتہا میں اس تحریک کو قوت بخشنے۔

ساتویں نرسنگے کی صدا 22 اکتوبر 1844 کو اُس عدالت کے آغاز پر بلند ہونی شروع ہوئی جو یوم کفارہ کی مثالی حقیقت ہے۔ یوبیل کا نرسنگا یوم کفارہ کے دن بجایا جاتا تھا۔ لہذا عدالت کے وقت دو نرسنگے بجائے جاتے ہیں: یوبیل کا نرسنگا اور ساتواں نرسنگا۔

تب تو ساتویں مہینے کی دسویں تاریخ کو یوبیل کے نرسنگے کو بجواؤ؛ کفارے کے دن تم اپنے سارے ملک میں نرسنگا بجواؤ گے۔ اور تم پچاسویں برس کو مقدس ٹھہراؤ گے، اور سارے ملک میں اُس کے سب باشندوں کے لیے آزادی کا اعلان کرو گے: وہ تمہارے لیے یوبیل ہوگا؛ اور تم میں سے ہر ایک اپنی ملکیت کی طرف لوٹے گا، اور ہر ایک اپنے خاندان کی طرف پھر جائے گا۔ وہ پچاسواں برس تمہارے لیے یوبیل ہوگا: تم نہ بوؤ گے، نہ اُس میں ازخود اُگنے والی چیز کو کاٹو گے، اور نہ اپنی بے تراشی ہوئی تاک کے انگور جمع کرو گے۔ احبار 25:9-11۔

وہ سیاق و سباق جو لاویین کی کتاب کے بالکل اگلے باب میں اسرائیل کے ”سات زمانوں“ تک پراگندہ کیے جانے کی نشاندہی کرتا ہے، اُن آیات میں بیان کیا گیا ہے جو یوم کفارہ کے دن یوبیل کے نرسنگے کو پھونکنے کی ہدایت تک لے جاتی ہیں۔

بنی اسرائیل سے خطاب کر کے اُن سے کہہ، جب تم اُس ملک میں داخل ہو جاؤ جیسے میں تمہیں دیتا ہوں، تو وہ زمین خداوند کے لیے سبت منائے گی۔ چھ برس تک تو اپنا کھیت بوئے گا، اور چھ برس تک اپنے انگورستان کی چھانٹ کرے گا، اور اُس کا پھل جمع کرے گا؛ لیکن ساتویں برس زمین کے لیے کامل آرام کا سبت ہوگا، خداوند کے لیے ایک سبت: نہ تو اپنا کھیت بونا، اور نہ اپنے انگورستان کی چھانٹ کرنا۔ تیری فصل کا جو کچھ اپنے آپ اُگ آئے اُسے نہ کاٹنا، اور اپنی بے چھانٹی ہوئی بیل کے انگور نہ جمع کرنا، کیونکہ یہ زمین کے لیے آرام کا سال ہے۔ اور زمین کا سبت تمہارے لیے خوراک ہوگا؛ تیرے لیے، اور تیرے غلام کے لیے، اور تیری لونڈی کے لیے، اور تیرے مزدور کے لیے، اور تیرے ساتھ رہنے والے پردیسی کے لیے، اور تیرے مویشیوں کے لیے، اور اُن جنگلی جانوروں کے لیے جو تیری زمین میں ہیں، اُس کی ساری پیداوار خوراک ہوگی۔ اور تو اپنے لیے برسوں کے سات سبت گننا، یعنی سات دفعہ سات برس؛ اور برسوں کے سات سبتوں کی مدت تیرے لیے اُتالیس برس ہوگی۔ احبار 25:2-8۔

جب ملرنے باب چھبیس میں اسرائیل کے خلاف زمین کے لیے سبت کے آرام کو توڑنے کے باعث آنے والی عدالت کو پہچانا، تو اُس نے یہ اصول لاگو کیا کہ ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے، اور یہ دریافت کیا کہ ایک سال تین سو ساٹھ دنوں پر مشتمل ہوتا ہے، اور یہ کہ سات ضرب تین سو ساٹھ،

یعنی عہد شکنی کی سزا کے طور پر دو ہزار پانچ سو بیس سال بنتے ہیں۔ یہ پہلی نبوتی سچائی تھی جسے اُس نے دریافت کیا۔ یہی اُن سچائیوں کی بنیاد ہے جو اُس بنیاد کا حصہ بنیں جسے مسیح نے ملر کی خدمت کے وسیلہ سے رکھا۔ یوبیل کا نرسنگا نجات اور آزادی کے اعلان کا نشان ہے۔

ساتواں نرسنگا تیسرے افسوس کا اسلام ہے۔

بلکہ ساتویں فرشتے کی آواز کے دنوں میں، جب وہ نرسنگا پھونکنا شروع کرے گا، تو خدا کا بھید پورا ہو جائے گا، جیسا اُس نے اپنے خادم نبیوں پر ظاہر کیا تھا۔ مکاشفہ 10:7۔

اسلام کا ساتواں نرسنگا ایک خارجی نبوی سچائی ہے، اور یوبیل کا نرسنگا ایمان کے وسیلہ سے راستباز ٹھہرائے جانے کی داخلی نبوی سچائی ہے—یعنی گناہ سے مخلصی، جو سسٹر وائٹ کے مطابق فی الحقیقت تیسرے فرشتے کا پیغام ہے۔ اُس مدت میں جب ساتواں نرسنگا بج رہا ہو، ”مسیح تم میں، جلال کی امید“ کا بھید کامل کیا جائے گا، کیونکہ مسیح اپنی الوہیت کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی انسانیت کے ساتھ متحد کرتا ہے۔ پھر جو لوگ خدا کی مہر حاصل کریں گے وہ ایک تنبیہی نرسنگے کا پیغام سنائیں گے جس کی تمثیل تیسرے افسوس کے طور پر کی گئی ہے، اور ساتھ ہی تیسرے فرشتے کی تنبیہ بھی۔ تیسرا افسوس تیسرے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشتا ہے جب وہ فرشتہ، جو یسوع مسیح سے کم تر کوئی ہستی نہیں، اپنے ہاتھ میں ایک پیغام لے کر نازل ہوتا ہے۔

جب ہم یہ شناخت کرتے ہیں کہ پہلی اور دوسری ہلاکت کی ایک زمانی نبوت نے پہلے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی، اور تیسری ہلاکت کی ایک نبوت تیسرے فرشتے کے پیغام کو قوت بخشی ہے، تو ہم نرسنگوں کو اُن ”عدالتوں“ کے طور پر شناخت کر رہے ہوتے ہیں ”جو اتوار کی پابندی کے نفاذ کے جواب میں روم پر لائی گئیں۔“ وہ عنایتی عدالتیں، خصوصاً آخری تین ہلاکت والے نرسنگے، مکاشفہ چودہ کے تین فرشتوں کے انتباہی پیغام کے ساتھ ہم آہنگ اور متوازی ہیں۔ میلری تاریخ میں دو ہلاکتیں اور دو فرشتے، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کی تاریخ میں تیسری ہلاکت اور تیسرا فرشتہ۔ پہلے اور دوسرے فرشتوں کی ابتدائی تاریخ میں، عدالت کے کھلنے کا پیغام اسلام کی پہلی اور دوسری ہلاکتوں کی تکمیل کے ذریعے قوت یافتہ ہوا۔ تیسرے فرشتے کی اختتامی تاریخ میں، عدالت کے بند ہونے کا اعلان کرنے والا پیغام اسلام کی تیسری ہلاکت کی تکمیل کے ذریعے قوت یافتہ ہوا۔

ابتدا اور انتہا میں جو تمکین عطا کی گئی، اُس کی نمائندگی مکاشفہ دس اور اٹھارہ کے اُس فرشتہ نے کی، ”جو یسوع مسیح سے کمتر کسی ہستی کا نہ تھا۔“ اسلام کا خارجی پیغام اور عدالت کا داخلی پیغام، خارجی طور پر تیسری ہلاکت کا نرسنگا ہے، اور عدالت کا داخلی پیغام تیسرے فرشتہ کا نرسنگا ہے۔ اسلام کا خارجی نرسنگا دو ہزار پانچ سو بیس برس کی نبوت ہے، اور تیسرے فرشتہ کا داخلی نرسنگا دو ہزار تین سو برس ہیں۔ دونوں مردوں کی عدالت کے آغاز پر پہنچے اور بج اٹھے، اور دونوں پھر زندوں کی عدالت کے آغاز پر بھی پہنچے۔

مکاشفہ باب دس کا فرشتہ 11 اگست 1840 کو اسلام کی پیشین گوئی کی تکمیل میں نازل ہوا، اور ایسا کرتے ہوئے اس فرشتے نے مکاشفہ باب اٹھارہ کے فرشتے کے نزول کی تمثیل پیش کی، جو اسلام کی ایک پیشین گوئی کی تکمیل کے ساتھ ہے۔ 321 میں اتوار کے قانون کی بغاوت پر خدا کا فیصلہ، اور پھر 538 میں دوبارہ، پہلے چھ نرسنگوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، اور عنقریب آنے والی اتوار کے قانون کی بغاوت کے لیے اُس کا فیصلہ ساتویں نرسنگے کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، جو تیسری ہلاکت بھی ہے اور تیسرا فرشتہ بھی۔ 22 اکتوبر 1844 کو فیصلے کے آغاز کا انتباہی پیغام اور 9/11 کو زندوں کے فیصلے کا انتباہی پیغام، دونوں ہی اُس ترتیب میں جسے جونز نے پیش کیا، ساتویں فرشتے کے ذریعے قوت بخشی گئے۔ باب اٹھ اور نو میں چھ نرسنگوں کے فرشتے ہیں، پھر باب دس میں وہ فرشتہ نازل ہوتا ہے جو یسوع مسیح سے کمتر ہستی نہیں۔ وہ فرشتوں کی اس ترتیب میں ساتواں ہے، جس کے بعد باب گیارہ میں تیسری ہلاکت آتی ہے، جو ساتواں نرسنگا ہے، جس نے 1844 میں پھونکا جانا شروع کیا، لیکن وہ فرشتوں

کے اس سلسلے میں آٹھواں ہے جو مکاشفہ باب چودہ میں نویں، دسویں اور گیارہویں فرشتوں تک پہنچاتا ہے۔

تیسرے فرشتے کے پیغام کو پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات سے الگ نہیں کیا جا سکتا، لیکن نہ ہی اسے ارتداد پر خدا کے عدالتی فیصلوں کی سات نرسنگوں سے جدا کیا جا سکتا ہے۔ مکاشفہ کے آٹھویں باب میں عدالت کے پہلے چار نرسنگے 321 میں قسطنطین کے پہلے اتوار کے قانون کے بعد مغربی روم کے تدریجی زوال کی نشاندہی کرتے ہیں، اور ان کا آغاز 330 میں سلطنت کی مشرقی اور مغربی تقسیم سے ہوا۔

”جب ہماری قوم اپنی قانون ساز مجالس میں ایسے قوانین نافذ کرے گی جو لوگوں کے ضمیر کو ان کے مذہبی حقوق کے معاملے میں پابند کریں، اتوار کی پابندی کو بزور نافذ کریں، اور ان لوگوں کے خلاف جابرانہ اقتدار کو بروئے کار لائیں جو ساتویں دن کے سبت کو مانتے ہیں، تو ہمارے ملک میں خدا کی شریعت عملاً کالعدم کر دی جائے گی؛ اور قومی ارتداد کے بعد قومی تباہی آئے گی۔“
Review and Herald, December 18, 1888.

قومی ارتداد کے قومی ہلاکت کو جنم دینے کے اصول کا اطلاق قسطنطین کی قوم پر پہلی چار نرسنگوں کے آغاز سے ہوا، جنہوں نے مغربی روم کو 476 تک اس کے اختتام تک پہنچا دیا۔ مشرقی روم 1453 میں اپنے اختتام کو پہنچا، اگرچہ نبوتی اعتبار سے وہ 27 جولائی 1449 کو اپنی قومی خودمختاری کھو چکا تھا۔ بابل کے برخلاف، جو ایک ہی رات میں الٹ دیا گیا، روم—خواہ مغربی ہو یا مشرقی—تدریجاً اپنے انجام تک پہنچایا گیا۔ 476 تک پہلی چار نرسنگوں کے تحت مغربی روم کا زوال، چار نرسنگوں کے تحت ریاستہائے متحدہ کے زوال کی نمائندگی کرتا ہے، جو ایک سطح پر ریاستہائے متحدہ کی ان چار نسلوں کی نمائندگی کرتا ہے جن کا آغاز 1798 میں ہوا اور جو اتوار کے قانون پر ختم ہوتی ہیں۔ یہ چار نسلیں ایڈونٹزم کی چار نسلوں کے متوازی ہیں، جو مکاشفہ دو کی پہلی چار کلیسیاؤں کے متوازی ہیں، اور حزقی ایل باب آٹھ کی چار بڑھتی ہوئی مکروہات اور یوایل کی کتاب میں ٹڈیوں کی چار لہروں کے بھی متوازی ہیں۔

کیونکہ خداوند خدا یوں فرماتا ہے: جب میں یروشلم پر اپنی چار سخت عدالتیں—تلوار، اور کال، اور مہلک درندہ، اور وبا—بھیجوں، تاکہ اس میں سے انسان اور حیوان کو کاٹ ڈالوں، تو پھر کتنا زیادہ! حزقی ایل 14:21۔

پانچویں اور چھٹی نرسنگوں نے مشرقی روم کو گرا دیا، اور مشرقی روم، مغربی روم کے ساتھ نبوی تعلق میں، ریاست کی نمائندگی کرتا ہے۔ مغربی روم کلیسیا کی نمائندگی کرتا ہے۔ مغربی روم ریاستہائے متحدہ امریکہ کی بھی نمائندگی کرتا ہے، جو پہلے مغلوب کیا جاتا ہے، جیسا کہ مغربی روم مغلوب کیا گیا تھا۔

”جب امریکہ، جو مذہبی آزادی کی سرزمین ہے، ضمیر پر جبر کرنے اور لوگوں کو جھوٹے سبت کی تعظیم پر مجبور کرنے میں پاپائیت کے ساتھ متحد ہو جائے گا، تو زمین کے ہر ملک کے لوگ اس کی مثال کی پیروی کرنے کے لیے راہنمائی پائیں گے۔“ Testimonies, volume 6, 18.

پہلی چار نرسنگے امریکی تاریخ کی چار نسلوں کی نمائندگی کرتے ہیں، اور جب ریاستہائے متحدہ سقوط کرتا ہے، تو دانی ایل گیارہ کی اکتالیسویں آیت کی جلالی سرزمین ابھی ابھی سقوط کر چکی ہوتی ہے، اور اگلی رکاوٹ مصر ہے، جو دنیا کی باقی اقوام کی ایک علامت ہے۔ پھر اقوام متحدہ، جو دس بادشاہ ہیں، مکاشفہ سترہ میں ’تھوڑی دیر—ایک گھڑی‘ کے لیے اپنی ساتویں بادشاہی پاپائیت کو دینے پر متفق ہوتے ہیں۔ یہ بیروڈیس کی سالگرہ کی ضیافت میں واقع ہوتا ہے، جب وہ اپنی آدھی سلطنت دینے کا وعدہ کرتا ہے۔ بیروڈیس کی سالگرہ کی ضیافت میں، اسی گھڑی دیواروں کے پلستر پر لکھائی ظاہر ہوتی ہے، اور بلشضر قتل کر دیا جاتا ہے۔ وہ گھڑی اتوار کے قانون پر آ پہنچتی ہے اور انسانی

آزمائش کی مہلت کے اختتام تک جاری رہتی ہے۔ ساتویں بادشاہی فتح کر لی جاتی ہے، جیسا کہ 1453ء میں قسطنطنیہ کی فصیلوں کی تباہی سے پیشگی ظاہر کیا گیا تھا، جو ڈھ گئی تھیں۔ ریاستہائے متحدہ میں اتوار کے قانون سے، جیسا کہ 1449ء سے پیشگی ظاہر کیا گیا؛ تا قسطنطنیہ کے سقوط 1453ء تک، چار علامتی سال بنتے ہیں۔ پاپائیت نے 1798ء میں اپنی جان لیوا زخم پایا۔

دانی ایل باب گیارہ کی آیت چالیس میں پاپائیت 1798 میں، یعنی آخری زمانہ میں، گر گئی۔ پھر جنوب کا بادشاہ 1989 میں، یعنی آخری زمانہ میں، گر گیا۔ ریاستہائے متحدہ آیت اکتالیس میں گرتا ہے، مصر آیت بیالیس میں گرتا ہے، اور پاپائیت آیت پینتالیس میں اپنی دوسری اور آخری گراوٹ کو پہنچتی ہے۔

"دانی ایل اور مکاشفہ کی کتابوں میں جیسا کہ قوموں کے عروج و زوال کو واضح کیا گیا ہے، ہمیں یہ سیکھنے کی ضرورت ہے کہ محض ظاہری اور دنیوی جلال کس قدرے وقعت ہے۔ بابل، اپنی تمام قدرت اور شان و شوکت کے ساتھ—جس کی مانند ہماری دنیا نے اس کے بعد کبھی نہیں دیکھی—وہ قدرت اور وہ شان و شوکت جو اُس زمانہ کے لوگوں کو نہایت مستحکم اور پائدار معلوم ہوتی تھی—کس قدر کامل طور پر مٹ گئی ہے! 'گھاس کے پھول' کی مانند وہ فنا ہو گیا۔ یعقوب 1:10۔ اسی طرح مادی و فارسی سلطنت، اور یونان و روم کی سلطنتیں بھی فنا ہو گئیں۔ اور اسی طرح ہر وہ چیز فنا ہو جاتی ہے جس کی بنیاد خدا پر نہیں۔ صرف وہی چیز قائم رہ سکتی ہے جو اُس کے مقصد کے ساتھ بندھی ہوئی ہو اور اُس کے کردار کا اظہار کرتی ہو۔ اُس کے اصول ہی وہ واحد ثابت چیزیں ہیں جنہیں ہماری دنیا جانتی ہے۔" انبیاء اور سلاطین، 548۔

اکتالیسویں آیت میں ریاستہائے متحدہ کا زوال (جھوٹا نبی) 1449 سے مماثلت رکھتا تھا، اور بیالیسویں آیت میں مصر کا زوال (اژدہا) 1453 سے مماثلت رکھتا تھا، اور پاپائیت (درندہ) 1798 کی مماثلت کے مطابق، مددگار نہ پاتے ہوئے اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔ جھوٹا نبی اور اژدہا نرسنگے کی قوتوں کے ذریعے پست کیے جاتے ہیں، اور درندہ ایک اژدہائی قوت کے ذریعے پست کیا جاتا ہے۔

عدد چار ایک بادشاہی کے تحلیل ہو جانے کی علامت ہے۔ سکندر کی بادشاہی ٹوٹ کر چار بادشاہیوں میں بکھر گئی، اور مصر چوتھی نسل میں بحیرہ قلزم میں غرق ہوا، اور حزقی ایل آٹھ کی چوتھی مکروہ حرکت میں اسرائیل سورج کو سجدہ کر رہا ہے۔ زمین کے درندے میں پروٹسٹنٹ اور ریپبلکن ازم کی چار نسلیں 1798 میں شروع ہوئیں اور دونوں سینگوں کے لیے جلد آنے والے سنڈے لا کے ساتھ اختتام پذیر ہوتی ہیں۔ یروشلم پر حزقی ایل کی چار سخت سزائیں ریاست ہائے متحدہ پر چار سزاؤں کی تمثیل ہیں، اور بائبل کی نبوت کی چھٹی بادشاہی پر وہ چار سزائیں 1449 سے 1453 تک کے ان چار برسوں کی مثال ہیں جب بائبل کی نبوت کی ساتویں بادشاہی کلیسیا اور ریاست کے ایسے تعلق میں، جس پر صور کی کسبی حکمرانی کرتی ہے، اپنی بادشاہی کا نصف حصہ پاپائیت کو دینے پر متفق ہوتی ہے۔

سنہ 1449 سے 1453 تک کے چار سال ساتویں مملکت کے زوال کی نمائندگی کرتے ہیں جو اتوار کے قانون پر واقع ہوتا ہے، اور یہ اتوار کے قانون سے مہلت آزمائش کے اختتام تک آٹھویں مملکت کے زوال کے دور کی بھی نمائندگی کرتے ہیں۔ مصر کی فتح، جو دنیا بھی ہے اور وہ اژدہا بھی جو پاپائیت کو دیا گیا ہے، سنہ 1449 سے 1453 تک کے چار سالوں سے ممثل دور کے آغاز پر ایک فریکٹل ہے۔ یہ اتوار کے قانون پر قسطنطنیہ کے سقوط کی نشان دہی کرتا ہے، اور پھر دوبارہ اُس وقت جب میکائیل کھڑا ہو جاتا ہے۔ جب میکائیل کھڑا ہو جاتا ہے تو الہام کے مطابق چاروں فرشتے پوری طرح رہا کر دیے جاتے ہیں۔

"میں نے دیکھا کہ چار فرشتے چاروں ہواؤں کو اس وقت تک روکے رکھیں گے جب تک یسوع کا کام مقدس میں پورا نہ ہو جائے، اور پھر آخری سات آفتیں آئیں گی۔" Early Writings, 36۔

سکندر کی سلطنت کی چار تقسیمات، مغربی روم پر چار نرسنگے، مشرقی روم پر چھوڑ دی جانے والی چار ہوائیں، یروشلم پر چار سخت عدالتیں، چار ہوائیں چھوڑ دی جائیں گی جب پاپائیت اپنی انتہا کو

پہنچے گی اور اس کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔ ان نبوتی علامات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم دوسری ہلاکت پر غور کریں گے، اُس تناظر میں کہ اسے عنقریب آنے والے اتوار کے قانون پر منطبق کیا جائے۔

فلورنس کی کونسل

1439 میں، کونسل آف فلورنس (جسے یونین آف فلورنس بھی کہا جاتا ہے) میں، مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا کے نمائندوں نے (جن کی قیادت بازنطینی شہنشاہ جان ہشتم پالایولوگوس اور قسطنطنیہ کے بطریق کر رہے تھے) رومن کیتھولک کلیسیا کے ساتھ اتحاد کے ایک باضابطہ فرمان پر دستخط کیے۔ انہوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ روم کے پوپ کو پوری کلیسیا کے سربراہ (اعلیٰ ترین مقتدر) کے طور پر تسلیم کیا جائے۔

کیونکہ شوہر بیوی کا سر ہے، جس طرح مسیح کلیسیا کا سر ہے؛ اور وہی بدن کا نجات دہندہ ہے۔ افسیوں 5:23

نیقیہ کا عقیدہ ایمان

شہنشاہ اور پیٹریارک نے نائسن عقیدہ میں "clause" clause کو قبول کیا، جو نائسن عقیدہ میں ایک اضافہ تھا، اور جس میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ روح القدس باپ اور بیٹے دونوں کی طرف سے صادر ہوتا ہے۔ نائسن عقیدہ کیتھولک ایمان کی تاریخ میں نہایت اہم اور وسیع پیمانے پر مستعمل بیانات میں سے ایک ہے۔ نائسن عقیدہ بنیادی کیتھولک عقائد کا ایک رسمی خلاصہ ہے۔ اسے اصل میں اس حقیقت کے دفاع کے لیے تحریر کیا گیا تھا کہ یسوع مسیح کون ہے۔ 325 میں ایک بڑا تنازعہ پیدا ہوا، کیونکہ آریس نامی ایک کاہن نے یہ تعلیم دی کہ یسوع کو خدا باپ نے پیدا کیا تھا اور وہ کامل طور پر خدا نہ تھا۔

شہنشاہ قسطنطین نے اس مسئلے کے تصفیے کے لیے نیقیہ کی پہلی کونسل طلب کی۔ کونسل نے نہایت زور کے ساتھ اس بات کی توثیق کی کہ یسوع کامل طور پر خدا ہے، اور باپ کے ساتھ "ایک ہی جوہر" کا ہے۔ بعد میں 381 میں قسطنطنیہ کی کونسل میں اس عقیدہ نامہ کو وسعت دی گئی۔ اس مقام پر یہ بات قابل توجہ ہے کہ نیقیہ کا عقیدہ نامہ قسطنطین اول کی تاریخ میں قائم ہوا، اور یہ آخری قسطنطین کے لیے بھی ایک مسئلہ ہونا تھا، جو قسطنطین یازدہم تھا، اور جو مشرقی بازنطینی سلطنت کا آخری شہنشاہ تھا۔ قسطنطین اعظم، جو پہلا تھا، بائبل کی نبوت میں بار بار بطور موضوع پیش کیا جاتا ہے۔ وہ مشرقی سلطنت کے آغاز میں حکمران ہے اور اس لیے مشرقی سلطنت کے اختتام پر آنے والے حکمران کی تمثیل ٹھہرتا ہے۔ یہ حقیقت کہ نیقیہ کا عقیدہ نامہ ابتدا اور انتہا، دونوں تاریخوں کا ایک عنصر ہے، نبوت کے طالب علم کے لیے ضرور ملحوظ خاطر ہونی چاہیے، اگر وہ الفا اور اومیگا کے اصول کو سمجھتا ہو۔

381 میں نیقیہ کے عقیدہ نامہ کی تجدید یوں کی گئی کہ اس میں مطہر ارواح کے عقیدہ، عشائے ربانی کے عقیدہ، اور عشائے ربانی کے لیے خمیری روٹی کے استعمال کی قبولیت کو شامل کیا گیا، جو ایک لاطینی رواج تھا۔ 381 کے عقیدہ نامہ نے موروثی گناہ اور بعد از مرگ زندگی سے متعلق کاتھولک فہم کو بھی قبول کیا۔ اس کا اختتام اس بنیادی عبارت پر ہوا: "ہم نیز یہ تعین کرتے ہیں کہ مقدس رسولی مسند اور رومی پونٹف پوری دنیا پر اولویت رکھتا ہے اور مسیح کا حقیقی قائم مقام ہے۔"

مجلس فلورنس میں 6 جولائی 1439 کو ایک اور نظر ثانی شدہ نسخہ پر دستخط کیے گئے، جو 1453 میں قسطنطنیہ کے عثمانی ترکوں کے ہاتھوں سقوط سے 14 برس پہلے تھا۔ یہ اتحاد شدید سیاسی دباؤ کے تحت طے پایا۔ بازنطینی سلطنت پیش قدمی کرتے ہوئے عثمانیوں کے مقابلے میں مغرب سے عسکری مدد کی شدید محتاج تھی۔ جب یونانی نمائندے واپس اپنے وطن پہنچے، تو مشرق میں علما، راہبوں،

اور عام لوگوں کی اکثریت نے اس معاہدے کو سختی سے رد کر دیا۔ جن ہشیوں نے اس پر دستخط کیے تھے، ان میں سے اکثر نے بعد میں اپنی تائید واپس لے لی۔ یہ اتحاد کبھی مکمل طور پر نافذ نہ ہو سکا اور بعد کے برسوں میں مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا نے باضابطہ طور پر اس سے براءت کا اعلان کر دیا۔ 1453 میں قسطنطنیہ کے سقوط کے وقت تک یہ اتحاد عملاً پہلے ہی منہدم ہو چکا تھا۔ مؤرخین اکثر اسے ایک ایسے سیاسی اتحاد کے طور پر بیان کرتے ہیں جو گہری الہیاتی، ثقافتی، اور عوامی مزاحمت کے باعث ناکام ہو گیا۔

۳۲۵ء کی نقیہ کی پہلی مجلس میں نقیائی عقیدہ منظور کیا گیا۔ یہ ۳۳۰ء سے پانچ سال پہلے واقع ہوا، جب دانی ایل باب گیارہ، آیت چوبیس کے ۳۶۰ سال، جو ایک "وقت" کے طور پر ظاہر کیے گئے ہیں، اختتام پذیر ہوئے۔

وہ صوبہ کی نہایت زرخیز جگہوں پر بھی امن کے ساتھ داخل ہوگا؛ اور وہ وہ کچھ کرے گا جو نہ اس کے باپ دادا نے کیا تھا اور نہ اس کے آباء کے آباء نے؛ وہ اُن کے درمیان لوٹ، اور مال غنیمت، اور دولت تقسیم کرے گا؛ بلکہ وہ کچھ مدت تک مضبوط قلعوں کے خلاف اپنی تدبیریں بھی سوچے گا۔ دانی ایل 11:24۔

سنہ 31 قبل مسیح اور 330 دونوں دانی ایل باب 11 کی آیات 27 اور 29 کے "مقررہ وقت" کی نشان دہی کرتے ہیں۔

اور ان دونوں بادشاہوں کے دل بدی کرنے پر لگے ہوں گے، اور وہ ایک ہی دسترخوان پر جھوٹ بولیں گے؛ لیکن یہ کامیاب نہ ہوگا، کیونکہ انجام ابھی مقررہ وقت ہی پر ہونا ہے۔ ... مقررہ وقت پر وہ پھر لوٹے گا اور جنوب کی طرف آئے گا؛ لیکن یہ نہ تو پہلے کی مانند ہوگا اور نہ بعد والے کی مانند۔ دانی ایل 11:27، 29۔

مشرقی روم کی نبوی سلسلہ کی ابتدا (330) اور انتہا (1449-1453) کی نمائندگی پہلے اور آخری شہنشاہ قسطنطین کے ذریعے کی گئی ہے۔ مشرقی روم کے نبوی سلسلہ کا الفا اور اومیگا، جسے بازنطینی سلطنت کہا جاتا ہے، اُس تین سو ساٹھ سالہ شاہی روم کے اختتام سے مربوط ہے جو 31 قبل مسیح میں ایکٹیئم کی لڑائی سے لے کر سنہ 330 تک اعلیٰ ترین اقتدار کے ساتھ حکمران رہا، اور پھر وہاں سے 1453 تک۔ 31 قبل مسیح میں ایکٹیئم کی لڑائی سے پہلے مرقس انطونی اور آگسٹس سیزرنے ایک ہی میز پر جھوٹ بولے جو کامیاب نہ ہوئے۔ سنہ 330 سے پہلے، 325 میں، نیقیہ کا عقیدہ اختیار کیا گیا۔ سنہ 1453 سے پہلے اسی نیقیہ کے عقیدہ کا تازہ شدہ نسخہ اختیار کیا گیا۔ 31 قبل مسیح سے پہلے دو سیاسی شخصیات نے ایک ہی میز پر جھوٹ بولے۔ 325 میں روحانی جھوٹ ایک ہی میز پر بولے گئے۔ یہ دو گواہ اُن سیاسی اور روحانی جھوٹوں کی نشان دہی کرتے ہیں جو 1439 میں کونسل آف فلورنس میں اختیار کیے گئے۔ اُس تازہ شدہ نیقیہ کے عقیدہ کو فرمان اتحاد کہا گیا۔

جھوٹوں کے ایک ہی دسترخوان پر ہونے کی پہلی نشان راہ 31 قبل مسیح سے پہلے آئی، اور وہ مشرکانہ روم کے دو سیاسی دھڑوں کے درمیان تھی۔ اُن جھوٹوں کے لیے مقررہ وقت 31 قبل مسیح تھا، اور وہ آگسٹس پر مشتمل تھا، جو مصر کی نمائندگی کرنے والے ایک مرد اور ایک عورت کے اتحاد کے مقابل روم کی ایک علامت تھا۔ جھوٹوں کا دوسرا مجموعہ 325 میں تھا، اور اُس کے لیے مقررہ وقت 330 تھا۔ جھوٹوں کا تیسرا مجموعہ 1439 میں تھا، اور اُس کے لیے مقررہ وقت 1449-1453 تھا۔ 1439 میں دسترخوان پر موجود اشخاص مغربی اور مشرقی روم کی نمائندگی کرتے تھے، جہاں مشرقی روم ایک مذہبی استدلال سے اتفاق کر کے ایک سیاسی مقصد حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ 31 قبل مسیح، پھر 330، اور پھر 1453، روم کی لکیر کے سہ گانہ اطلاق کی نمائندگی کرتے ہیں۔

مارک انٹونی اور کلیوپیٹرا کے اتحاد کا سیاسی خطرہ 325 میں آریوسی بدعت کے روحانی خطرے کی تمثیل تھا، اور وہ بدعت اپنی باری میں 1439 میں اسلامی ترکوں کے سیاسی اور مذہبی خطرے کی تمثیل تھی۔

نائسینی عقیدہ نامہ کے عقائد جھوٹ ہیں اور ان میں کوئی سچائی نہیں۔ 6 جولائی 1439 کو کونسل آف فلورنس میں جس دستاویز پر دستخط کیے گئے، اسے فرمان اتحاد کہا گیا، اور وہ انہی جھوٹوں کی، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر، نمائندگی کرتی تھی۔ جب مندوبین 1439 میں قسطنطنیہ واپس آئے تو ان کا استقبال غصے اور غداری کے الزامات کے ساتھ ہوا۔ یہ کہاوت عام ہو گئی: "پاپائے روم کے مائٹر سے ترکوں کی پگڑی بہتر ہے۔"

اتحاد پر دستخط بنیادی طور پر اس لیے کیے گئے تھے کہ بازنطینی شہنشاہ کو عثمانیوں کے خلاف مغربی فوجی مدد کی شدید ضرورت تھی۔ جب یہ واضح ہو گیا کہ بہت تھوڑی (یا بالکل بھی نہیں) فوجی امداد آنے والی ہے، تو اتحاد کی حمایت ماند پڑ گئی۔ 1450-1451 میں کئی مشرقی سنوڈز نے اس اتحاد کو رد کر دیا، اور 1453 میں قسطنطنیہ کے سقوط کے بعد اس اتحاد کو مکمل طور پر ترک کر دیا گیا۔ فلورنس کے فرمان اتحاد کے حتمی نتیجے کو مشرقی آرتھوڈوکس کلیسیا ایک ناکام اور مردود کونسل قرار دیتی ہے۔ اسے معتبر نہیں مانا جاتا۔ تاہم، رومن کیتھولک کلیسیا اب بھی اسے ایک معتبر جامع کلیسیائی کونسل شمار کرتی ہے۔

ہم اس منطق کو قائم کر رہے ہیں تاکہ سمجھا جا سکے کہ دوسرے افسوس کی نبوتی خصوصیات تیسرے افسوس کی تاریخ میں کس طرح دہرائی جاتی ہیں۔ پہلے افسوس کی ایک سو پچاس سالہ نبوت 27 جولائی 1299 کو شروع ہوئی اور 27 جولائی 1449 کو اختتام پذیر ہوئی۔

۱۴۴۹

قسطنطین الحادی عشر پالایولوگوس 1404 میں پیدا ہوا اور جنوری 1449 سے 29 مئی 1453 تک حکمرانی کرتا رہا۔ وہ مشرقی رومی (بازنطینی) سلطنت کا آخری شہنشاہ تھا، جو 1,100 برس سے زیادہ عرصہ تک قائم رہی تھی۔ اس نے 1453 میں عثمانی محاصرے کے دوران قسطنطنیہ کے دفاع کی دلیرانہ قیادت کی، جبکہ اس کے پاس صرف تقریباً 7,000 سے 8,000 محافظ تھے، اور مقابلے میں محمد ثانی کی 80,000 سے زائد فوج تھی۔ وہ 29 مئی 1453 کو شہر کی فصیلوں پر لڑتے ہوئے مارا گیا، جب قسطنطنیہ بالآخر سقوط کر گیا۔ اس کی لاش کی کبھی حتمی شناخت نہ ہو سکی۔ اس کی موت نے رومی سلطنت کے اختتام کی علامت ثبت کی (یعنی اس سلطنت کے آخری براہ راست تسلسل کا، جس کی بنیاد آگسٹس نے 27 قبل مسیح میں رکھی تھی)۔

یونانی تاریخ اور آرتھوڈوکس روایت میں وہ ایک جانباز شخصیت کے طور پر یاد کیا جاتا ہے—اور روایات عامہ میں اسے اکثر "سنگِ مرمر کا شہنشاہ" کہا جاتا ہے (یہ عقیدہ کہ وہ ایک دن قسطنطنیہ کو بچانے کے لیے واپس آئے گا)۔

جان ہشتم پالایولوگوس (1392-1448) بازنطینی سلطنت کا آخری سے دوسرا شہنشاہ تھا، جس نے 1425 سے 1448 تک حکومت کی۔ وہ شہنشاہ مینوئل دوم پالایولوگوس کا سب سے بڑا بیٹا اور قسطنطین یازدہم کا بڑا بھائی تھا۔ جان ہشتم نے اپنے عہد حکومت کا بیشتر حصہ عثمانیوں کے مقابلے میں زوال پذیر بازنطینی سلطنت کو بچانے کی بے تاب کوشش کرتے ہوئے گزارا۔ 1439 میں وہ خود اٹلی گیا اور کونسل فلورنس کی صدارت کی، جہاں اس نے اور مشرقی راسخ الاعتقاد وفد نے عارضی طور پر رومن کیتھولک کلیسیا کے ساتھ ازسر نو اتحاد پر اور پوپ کو کلیسیا کا سربراہ تسلیم کرنے پر اتفاق کیا۔ قسطنطین اعظم نے بھی کونسل نقیہ کی صدارت کی تھی۔ جان ہشتم کو امید تھی کہ پاپائیت کے ساتھ یہ اتحاد ترکوں کے خلاف مغرب کی فوجی مدد لے آئے گا، لیکن قسطنطنیہ میں اس اتحاد کو

نہایت ناپسند کیا گیا اور بالآخر یہ ناکام ہو گیا۔ جان ہشتم 1448 میں (طبعی اسباب سے) وفات پا گیا، قسطنطنیہ کے 1453 میں سقوط سے صرف پانچ برس پہلے۔ پھر اس کا بھائی قسطنطین یازدہم شہنشاہ بنا اور شہر کا دفاع کرتے ہوئے مارا گیا۔

جب 1448 میں جان ہشتم کا انتقال ہوا تو اس کے بھائی قسطنطین یازدہم کو اس کا جانشین منتخب کیا گیا۔ 1448 تک بازنطینی سلطنت ایک نہایت چھوٹی باج گزار ریاست بن چکی تھی، اور قسطنطنیہ کے تخت پر کون بیٹھے گا، اس پر عثمانیوں کا نمایاں اثر و رسوخ تھا۔ 27 جولائی 1449 کو بازنطینی سلطنت کے آخری برسوں میں ایک نہایت اہم سیاسی واقعہ پیش آیا۔ بازنطینی شہنشاہ جان ہشتم پالائیولوگوس اس سے پہلے 1448 ہی میں وفات پا چکا تھا۔ اس کے بھائی، قسطنطین یازدہم پالائیولوگوس (آخری شہنشاہ)، کو قسطنطنیہ میں شہنشاہ قرار دیا گیا۔ تاہم، اس سے پہلے کہ قسطنطین یازدہم باضابطہ طور پر تخت نشین ہوتا، اس نے عثمانی سلطان (مراد ثانی) کے پاس سفیر بھیجے اور حکومت کرنے کی اجازت طلب کی۔ سلطان نے یہ اجازت عطا کی، اور تبھی قسطنطین یازدہم کو باقاعدہ طور پر تاج پہنایا گیا اور شہنشاہ کے طور پر تسلیم کیا گیا۔ اس عمل کو بازنطینی آزادی کے رضاکارانہ سپرد کر دیے جانے کے طور پر دیکھا گیا۔ پہلی بار، کسی بازنطینی شہنشاہ نے علانیہ یہ تسلیم کیا کہ وہ صرف عثمانی ترکوں کی اجازت سے حکومت کرتا ہے۔ صرف چار سال بعد، 1453 میں، قسطنطنیہ عثمانیوں کے ہاتھوں سقوط کر گیا۔

۲۷ جولائی ۱۴۴۹ کے بعد تین سو اکیانوے سال اور پندرہ دن گزرنے پر، ۱۱ اگست ۱۸۴۰ کو، ترکوں نے چار عظیم یورپی طاقتوں کے آگے سر تسلیم خم کر کے مصر کے خلاف تحفظ طلب کیا، اور یوں ایک گھڑی، ایک دن، ایک مہینہ اور ایک سال کی نبوت پوری ہوئی۔ اب ہم نے اس منطق کو قائم کر دیا ہے تاکہ جلد آنے والے اتوار کے قانون پر پہلی اور دوسری ہلاکت کا اطلاق کیا جا سکے۔ پطرس، ایک لاکھ چوالیس ہزار کے نشان کے طور پر، تیسرے فرشتے کی تحریک کی نمائندگی کرتا ہے اور ولیم ملر پہلے اور دوسرے فرشتوں کی تحریک کی نمائندگی کرتا ہے۔ دونوں تحریکیں "کنجیوں" کے ساتھ وابستہ ہیں۔

اور میں داؤد کے گھرانے کی کنجی اُس کے کندھے پر رکھوں گا؛ چنانچہ وہ کھولے گا اور کوئی بند نہ کرے گا؛ اور وہ بند کرے گا اور کوئی نہ کھولے گا۔ یسعیاہ 22:22۔

اور میں بھی تجھ سے کہتا ہوں کہ تو پطرس ہے، اور اس چٹان پر میں اپنی کلیسیا تعمیر کروں گا؛ اور عالم ارواح کے پھاٹک اُس پر غالب نہ آئیں گے۔ اور میں تجھے آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں دوں گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھا جائے گا؛ اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔ متی 16:18، 19۔

ہم آئندہ مضمون میں نینوہ کی جنگ کو اُس "کنجی" کے طور پر زیر بحث لائیں گے جو نہ صرف تہ ناپیدا گڑھے کو کھولتی ہے، بلکہ اُس نبوی کنجی کے طور پر بھی جو دانی ایل گیارہ کی پوری شہادت کو کامل ترتیب میں لے آتی ہے۔ ملر کے خواب میں صندوقچے کے ساتھ لگی ہوئی "کنجی" بائبل کے مطالعہ کا ملر کا طریقہ کار تھی۔ ملیری تاریخ کے پروف ٹیکسٹنگ کو تیسرے فرشتے کی تاریخ میں "سطر پر سطر" کے ساتھ ملا دینا وہ کنجی ہے جو مکاشفہ نو کی کنجی کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ آیت چالیس کے بیرونی پیغام کی پوشیدہ تاریخ کو کھول کر اور ہم آہنگ کر کے ترتیب میں لے آئے۔

ہم اپنے غور و فکر کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

"نبی کے لیے پہیے کے اندر پہیے، اور ان سے مربوط جاندار مخلوقات کے ظہور، سب نہایت پیچیدہ اور ناقابل توضیح معلوم ہوتے تھے۔ لیکن پہیوں کے درمیان لامحدود حکمت کا ہاتھ دکھائی دیتا ہے، اور اس کے کام کا نتیجہ کامل نظم ہے۔ ہر پہیہ ہر دوسرے کے ساتھ کامل ہم آہنگی میں کام کرتا ہے۔"